جرمن پائلٹ کی دہشت گردی

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ دنوں جرمنی کی ایک نجی کمپنی جرمن ونگ کا ایک بدقسمت مسافر طیارہ A320 سپین کے شہر بارسلونا سے جرمن کے شہر ڈیوزل ڈورف جاتے ہوئے فرانس کے جنوب میں واقع پہاڑی سلسلے میں گر کر تباہ ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں جہاز کے عملے سمیت 150 افراد لقمہء اجل بنے جن میں مسافروں کی تعداد 144 تھی۔ جہاز میں سوار زیادہ تعداد جرمن باشندوں کی تھی جن میں طالب علموں کا ایک گروپ بھی شامل تھا جو سپین میں تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلے میں ایک مخصوص دورانیہ مکمل کرنے کے بعد واپس جرمنی جا رہے تھے۔ گزشتہ برس ملائشیا کے طیارے یکے بعد دیگر حادثات کا شکار ہوئے جن میں سے ایک طیارہ ایسا لاپتہ ہوا کہ اس کا سراغ آج تک نہ مل سکا۔ ایک مرتبہ پاکستان ائیر لائن کا طیارہ بھی لاپتہ ہو چکا ہے جس کا کبھی سراغ نہ ملا۔ تاریخ فضائی حادثات سے بھری پڑی ہے جن کی چند وجوہات اور عوامل ہوتے ہیں۔(Human error) انسانی غلطی

(Machine faluire) جہاز میں کوئی فنی یا تکنیکی خرابی

(Enviormental stress - Bad weather) خراب موسم

(Sabotage - Terrorism) تخریب کاری

آج سائنس ٹیکنالوجی کے دور میں ریموٹ کنٹرول سسٹم بھی اپنی اہمیت ہر شعبے میں دکھا رہا ہے۔ امریکہ گزشتہ کچھ برسوں سے ایسے تجربات کرنے میں مصروف ہے جس سے فضاء میں اڑتے ہوئے جہازوں کو بھی ایک مخصوص ریموٹ کنٹرول سسٹم سے کنٹرول کیا جا سکے۔ اس کے لیے سٹیلائٹ کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ نظام فعال کرنے کے بعد امریکہ اپنی دفاعی صلاحیت میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا میں اپنی برتری کو مزید طول دے سکے۔ گزشتہ دنوں ملائشیا کا طیارہ لاپتہ ہو گیا جس میں کوئی امریکی باشندہ سوار نہیں تھا اور طیارہ بھی مسلمان ملک کا تھا جس سے اس بات کا امکان خارج نہیں کیا جا سکا کہ وہ بدقسمت طیارہ کہیں امریکی تجربے کی بھینٹ نہ چڑھ گیا ہو۔ آئندہ جہازوں کے حادثات کی ایک وجہ سٹیلائٹ کے ذریعے ریموٹ کنٹرول نظام بھی ممکنات میں شامل ہو گا۔ جہاز کے حادثات میں سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ اس میں انسانی جان کے بچنے کے امکانات تو درکنار اس کے جسم کے حصے ملنا بھی ایک معجزہ ہوتے ہیں۔ فضائی حادثات زیادہ تر انسانی غلطی کی وجہ سے پیش آتے ہیں اس میں ضروری نہیں کہ پائلٹ یا معاون پائلٹ کی ہی غلطی ہو اس میں گراؤنڈ سٹاف بھی شامل ہو سکتا ہے۔ جہاز کو پرواز کے لیے بھیجنے سے قبل اس بات کا اطمینان کر لینا نہایت ضروری ہوتا ہے کہ جہاز کے ائیر فریم یا سٹرکچر میں کوئی خرابی تو نہیں، جہاز کا ریڈیو سسٹم تو درست کام کر رہا ہے تاکہ دوران پرواز کنٹرول ٹاور سے رابطے میں کوئی گڑبڑ نہ ہو، جہاز کا راڈار سسٹم ٹھیک ہونا بھی اہم ہوتا ہے، جہاز کے کاک پٹ میں لگے تمام آلات کا جانچنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ جہاز کے پینل میں لگے تمام انسٹرومنٹس ہی دوران پرواز پائلٹ کی آنکھیں ہوتے ہیں اگر وہ دھوکہ دیں تو ایک اندھے پائلٹ سے کیا امید کی جا سکتی ہے، اس کے

علاوہ جہاز کے الیکٹریکل، الیکٹرانک اور ہائیڈرالک نظام کی انسپکشن کے ساتھ جہاز کے انجن کا چیک بھی انتہائی اہم ہوتا ہے۔ جہاز میں خصوصاً کاک پٹ میں ایک چوہا، مکڑی، سانپ یا کوئی حشرات بھی جہاز کی سیف فلائٹ کو خراب کرسکتا ہے۔ بدقسمتی کی انتہاء ہوجائے تو ایک پرندہ اڑتے جہاز سے ٹکرا جائے تو جہاز کے کریش ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ جہاز کی دیکھ بھال کے لیے (OEM) کے وضع کردہ اصول اپنانا ضروری ہوتے ہیں۔ جہاز کے پرزے مخصوص فلائینگ آورز کے بعد تبدیل یا اوورآل کرنا بھی لازمی ہوتے ہیں۔ جہاز کے سپیر پارٹس بھی غیر معیاری نہیں ہونا چاہیے۔ جہاز کا سٹینڈ بائے سسٹم بھی درست ہونا چاہیے۔ ائیر کرو کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ جہاز کی اڑان سے قبل تمام امور کی تسلی کرلے۔ پائلٹ کو ہنگامی حالات میں کیسے ایکشن لینا ہے اس کی تربیت بھی لازمی ہونی چاہیے مثلاً اگر لینڈنگ گیئر یا ٹائیرز کا مسئلہ ہوگیا ہے تو کیسے بیلی لینڈ کرنا ہے یا اگر ایک انجن فیل ہوجائے تو دوسرے انجن سے کیسے بحفاظت زمین پر اترنا ہے۔ تخریب کاری میں کیسے سب کی جان بچانی ہے۔ جہاز کے پائلٹ اور معاون پائلٹ کے لیے یہ بھی بہت ضروری ہوتا کہ وہ دماغی، ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل صحت یاب ہوں، تھکاوٹ، نیند کی کمی، ذہنی دباؤ، وغیرہ بھی حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ پائلٹ اور معاون پائلٹ کی بینائی ٹیسٹ اور دیگر جسمانی ٹیسٹ مخصوص وقت کے بعد ہونا بہت ضروری ہوتے ہیں۔ خراب موسم میں جہاز کی پرواز بہت متاثر ہوتی ہے آجکل جدید ٹیکنالوجی کے دور میں خراب موسم سے خبردار کرنے والے آلات (Weather warning equipments) ایجاد ہوچکے ہیں جن کے استعمال سے حادثات میں کمی آئی ہے۔ ان تمام عوامل اور وجوہات کے علاوہ بھی بعض اوقات کوئی نئی چیز سامنے آجاتی جو حادثے کا باعث بن جاتی ہے۔ جرمن ونگ کے جہاز کا حادثہ اس کی ایک نئی مثال ہے۔ جس میں معاون پائلٹ Andreas Lubitz حادثے کا ذمہ دار نکلا۔ بلیک بکس کے ملنے کے بعد گورے کے کالے کرتوت سامنے آگئے جس سے یہ پتہ چلا کہ جب پائلٹ کسی کام یا (Toilet) کے لیے کیبن سے باہر نکلا تو اس نے کیبن اندر سے لاک کر کے جہاز کی بلندی خطرناک حد تک کم کردی جس کے نتیجے میں جہاز چٹیل پہاڑیوں پر گر کر تباہ ہوگیا۔ ابتدائی تفتیش کے دوران اب تک یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ اس روز پرواز کے لیے فٹ نہیں تھا، وہ ذہنی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر کے پاس زیر علاج بھی رہا تھا۔ اس کی گرل فرینڈ نے یہ بتایا کہ اس کے دوست نے چند روز قبل اس کو یہ کہا تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گا جس سے دنیا میں اس کا نام ہوگا اور نظام میں تبدیلی بھی آئے گی۔ آندریاس لوبٹس Andreas Lubitz نے واقع ہی ایسا کام کردیا جس سے دنیا میں اس کا نام مشہور ہوگیا۔ فی الحال نظام میں یہ تبدیلی آئی ہے کہ ائیر لائنز کیبن میں ایک کی بجائے دو معاون پائلٹس رکھنے کا سوچ رہے ہیں تاکہ اگر کسی ایک کی نیت خراب ہوجائے تو دوسرا مزاحمت کرسکے۔ تفتیش اب خود کشی سے Mentaly sickness کی طرف مڑتی جارہی ہے۔ اس میں تخریب کاری کا عنصر اب تک اس لیے نہیں آیا کہ Andreas Lubitz جرمن باشندہ تھا، مسلمان نہیں تھا، اس کے ماں باپ میں سے بھی کوئی مسلمان نہیں تھا، اس کی گرل فرینڈ بھی مسلمان نہیں تھی۔ اس کے گھر سے کمپیوٹرز اور لیپ ٹاپ قبضے میں لیے گئے جس سے ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس کا تعلق کسی بھی مسلمان سے رہا ہو۔ ورنہ آج وہ بھی میڈیا برطانیہ کے ''جہادی جان'' کی طرح ''جہادی آندریاس'' بنا کر پیش کیا جارہا ہوتا۔ شکر ہے اب تک اس کی فرینڈ لسٹ میں کوئی مسلمان نہیں نکلا ورنہ کب سے اس کی شامت آگئی ہوئی۔ 9/11 کے سانحہ کے وقت میں جرمنی میں مقیم تھا جہاں

پولیس نے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستانیوں (Stop and search) میں بہت ٹارگٹ کیا۔ چند ماہ میں بڑے پلان کے ساتھ جرمن ائیر پورٹس پر کام کرنے والے تمام پاکستانیوں اور مسلمانوں کی چھٹی کروا دی۔ Lufthansa ائیر لائینز نے بھی اس کار خیر میں دل کھول کر حصہ ڈالا۔ ویزا پالیسی میں بہت سی تبدیلیاں کی گئیں میں نے بہت سے باریش لوگوں کو اپنی داڑھیوں کا سائز کم اور سٹائل تبدیل کرتے دیکھا۔ جرمن ونگ کے طیارے کے حادثے کے بعد جب یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس کا ذمہ داران کا اا پنا ہی جرمن باشندہ ہے تو جرمنی اب کونسی تبدیلیاں کرے گا؟ دنیا کو اس بات کی سمجھ آ جانی چاہیے کہ ہر دہشت گرد مسلمان نہیں ہوتا یا مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا۔ Andreas Lubitz کا یہ سفاک کارنامہ بھی دہشت گردی ہے اور وہ مسلمان بھی نہیں تھا۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmmail.com

29-03-2015.